احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار
۱۷۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۷۵۴
فون: ۱۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۳۱ | سوموار۔ ۱۱۔ جمادی الاول ۔ ۱۴۱۵ھ ' ۱۷۔ اخاء ۱۳۷۳ ہش ' ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء

حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نُور رکھتا ہے

ہر ایک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے جو شخص تقویٰ کی جڑ تو نہیں رکھتا لیکن بظاہر ہزار قسم کی نیکیاں بجا لاتا ہے اسے فائدہ ہی کیا۔ کیونکہ اس سے وہ شاخیں نہیں پھوٹ سکتیں جو خدائے رحمان تک پہنچتی ہیں۔ نہ وہ پھل لگ سکتے ہیں جو پھل کہ دوسری صورت میں ان شاخوں کو لگا کرتے ہیں اور روحانی سیری کا موجب بنتے ہیں۔ اس مضمون کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے یوں بیان فرمایا فرمایا ہے۔ کہ "حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتا ہے"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

مذہبی باتوں کو علمی رنگ میں بیان کرنا چاہئے اور یہ تب ہو سکتا ہے کہ جب انسان کو گیان حاصل ہو۔ ورنہ بلا سوچے سمجھے کہہ دینے سے کچھ نتیجہ نہیں نکلا کرتا۔ ہر ایک مذہب میں کھلی کھلی بات اور گیان کی بات بھی ہوتی ہے جبتک انسان نفس کو صاف کر کے بات نہ کرے تو ٹھیک پتہ نہیں لگتا۔ آج کل ہار جیت کو مدنظر رکھ کر لوگ بات کرتے ہیں۔ اس سے فساد کا اندیشہ ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۱۱۹)

جو انسان خدا کے حضور اپنا معاملہ ڈال دیتا ہے اس کو انسان بیچارہ کیا دکھ دے سکتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان انسان کو کیا دکھ دے سکتا ہے۔ فرعون بڑا مشہور اور چالاک بادشاہ تھا۔ اس نے حضرت موسیٰ کے مقابلے کے لئے کچھ آدمی منتخب کئے ان کی یہ حالت تھی کہ فرعون ان کو اپنا مصاحب اور درباری بنانے کا وعدہ کرتا ہے اور ان کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ ہمیں کچھ مل جائے ان کے علم کی کمزوری ان کی جہالت کی وجہ سے بادشاہ کے درباریوں میں شامل ہو جانا کوئی چیز نہیں۔ دو چار روپے مل جائیں۔ ایسی جہالت میں پڑے ہوئے لوگوں کے سینے خدا کے پیغام کے لئے کھل جاتے ہیں۔ وہی فرعون جس سے پیسے مانگتے تھے وہ اب ڈراتا ہے دھمکاتا ہے کہ میں تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹ دوں گا۔ وہ کہتے ہیں کہ پھر ہوا کیا اس کا نتیجہ موت ہی ہو گا نہ کہ کچھ اور۔ ہم خدا کے پاس ہی جائیں گے کیا خوب وہ جواب دیتے ہیں کہ تم اگر ہمیں مار دو گے تو ہمیں جنت مل جائے گی۔ جس موت سے تم ہمیں ڈراتے ہو وہ تو ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھولتی ہے۔ انسان کا عذاب کچھ عذاب نہیں ہوتا۔ جس انسان سے انسان ڈرتا ہے۔ ڈرنے والے کو کیا معلوم کہ اس کی کس وقت جان نکل جائے گی۔

ایک خدا کے بزرگ تھے بادشاہ دہلی نے کہا کہ ہم سفر سے واپس آکر تمہیں مروا ڈالیں گے۔ وہ سفر سے جب واپس آنے کے قریب ہوا۔ تو بزرگ کے شاگردوں نے انہیں کہنا شروع کیا کہ اب تو بادشاہ آتے ہیں کوئی انتظام کرنا چاہئے انہوں نے کہا۔ ہنوز دلی دور است۔ پھر جب بادشاہ وہاں سے چل پڑا۔ پھر مریدوں نے کہا کہ حضور اب تو بادشاہ وہاں سے روانہ ہو چکا ہے کوئی انتظام ہونا چاہئے انہوں نے کہا۔ ہنوز دلی دور است۔ پھر انہوں نے جب بادشاہ دو چار منزل آگیا عرض کیا کہ حضور اب تو دو چار منزل پر آپہنچا۔ کہنے لگے۔ ہنوز دلی دور است۔ جب ایک منزل پر پہنچا تو لوگوں نے کہا حضور! اب تو ایک منزل پر پہنچ چکا۔ حضور کوئی انتظام فرمائیں۔ مطلب یہ کہ امراء وغیرہ سے کہہ کر معافی مانگ لیں۔ انہوں نے پھر اپنے پہلے جواب کو ہی دہرایا۔ ہنوز دلی دور است۔ خدا تعالیٰ نے بادشاہ کو ایسے عذاب میں گرفتار کیا کہ دلی داخل ہونے سے پہلے بیمار ہوا اور ان کے دریافت حال سے پہلے پہلے مر گیا۔ جو انسان خدا کے حضور میں اپنا معاملہ ڈال دیا ہے اس کو انسان بیچارہ کیا دکھ دے سکتا ہے۔

اور اگر منشاء الٰہی یہی ہو کہ اسے کچھ مشقتیں اور تکلیفیں اٹھانی پڑیں تو ان سے گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں۔ دونوں بڑی بڑی رحمتوں اور انعامات کا سرچشمہ ہیں ایک انسان جان بچانے کے لئے بھاگتا ہے اور اس بھاگنے میں اسے بڑی تکلیف اٹھاتی پڑتی ہے۔ پسینہ آجاتا ہے۔ ٹھوکریں کھاتا ہے۔ بھوک پیاس برداشت کرتا ہے۔ ایک مکان میں آگ لگ جائے تو اس وقت یہ کھڑکی سے کود پڑتا ہے جان کو خطرے میں ڈال دیتا ہے۔ آگ سے بچنے کے لئے کودنا اسے دوبھر معلوم نہیں ہوتا۔ جہاں انعام ہو اس کے لئے مشقت برداشت کرنا کوئی مشکل نہیں۔ پس جو خدا تعالیٰ کے انعامات کا وارث بننا چاہتا ہے تو اسے کسی کے دکھ دینے کا کیا فکر ہے۔ چھوٹے سے چھوٹا عذاب (صاحب ایمان) کے لئے موت ہے۔ اگر دشمن اسے جانی یا مالی تکلیف دیتے ہیں تو موت تک دیتے ہیں لیکن موت کے بعد پھر تو کوئی عذاب نہیں۔

(از خطبہ ۲۸۔ اپریل ۱۹۱۶ء)

ان سے بھی نیکی کرو جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہیں کی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نماز جنازہ حاضر و غائب

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ ۹۴-۹-۱۳ کو قبل از نماز ظہر مندرجہ ذیل جنازے حاضر و غائب پڑھائے۔

۱۔ مکرمہ جوانی بیگم صاحبہ اہلیہ عالم دین صاحب آف کوٹلی آزاد کشمیر۔

نماز جنازہ غائب۔

۱۔ مکرم پود احمد صاحب مٹھی سندھ۔ پاکستان

۲۔ مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب آف کوٹ احمدیاں۔ سندھ

۳۔ محترمہ ناصرہ نثار صاحبہ آف بہار۔ انڈیا

۴۔ مکرم چوہدری محمد شفیع وڑائچ صاحب آف چک نمبر ۹ پنیار۔ سرگودھا

۵۔ مکرمہ شازیہ اقبال صاحبہ آف کینیڈا (بھتیجی مکرم خلیل الرحمان صاحب)

۶۔ مکرم عبدالاحد خان صاحب آف بھاگلپوری۔ کراچی

۷۔ مکرم محمد سلیم صاحب آف سویڈن

۸۔ مکرم محمد رفیق صاحب آف جنڈو ساھی۔ ڈسکہ

۹۔ محترمہ مسرت سجاد صاحبہ اہلیہ مکرم سجاد احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ۔

درخواست دعا

○ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دیرینہ خادم محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر بوجہ ضعیف العمری کمزور اور بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے محترم مولانا صاحب کی صحت اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ فہمیدہ منیر صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد قریشی صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور بعارضہ جگر طویل عرصہ سے بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ولادت

○ مکرم ظفر اقبال صاحب ٹورانٹو کینیڈا کو مورخہ ۷۔ اپریل ۹۴ء کو اللہ تعالیٰ نے دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت نومولود

باقی صفحہ ۷ پر

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۷- اخاء- ۱۳۷۳ ہش ۱۷- اکتوبر ۱۹۹۴ء

اطاعتِ امام - ترقی کا زینہ

ہوائیں چلیں اور تیز ہوتی گئیں حتیٰ کہ ان ہواؤں نے طوفانوں کی صورت اختیار کرلی بہت سے پیڑ اکھڑنے لگے لیکن ایک پودا جو ہندوستان کی سرزمین میں ۱۸۸۹ء میں لگایا گیا تھا اسے ہر ہوا نے اور ہر ہوا کی تیزی اور طوفانی کیفیت نے سہارا دیا۔ اکھاڑا نہیں 'اسے بڑھاوا دیا اور وہ پودا آہستہ آہستہ ان تیز ہواؤں کے جھکولوں سے غذا حاصل کرتے ہوئے ایک تناور درخت بن گیا۔ ایک شخص کو جس کی زندگی کا مقصد اس پودے کو اکھاڑ پھینکنا تھا مجبوراً کہنا پڑا اب یہ ایک تناور درخت بن گیا ہے' اور اس میں کیا شک ہے کہ وہ پودا جو ۱۸۸۹ء میں لگایا گیا تھا اب سے بہت پہلے سے ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ اب تو وہ صرف ہندوستان ہی سے تعلق نہیں رکھتا ساری دنیا کے ۱۴۰ ملکوں میں اس کی جڑیں بھی ہیں اور اسکی شاخیں بھی اور اس کی شاخوں پر مختلف ملکوں کے رنگارنگ انسانی نسل کے پرندے آرام کرتے ہیں۔ اس کا سایہ نہ صرف اپنوں کے لئے بلکہ غیروں کے لئے بھی آرام دہ ثابت ہو رہا ہے۔ اگرچہ یہ طوفان اٹھے تو اس لئے کہ اس پودے کو اکھیڑ دیں لیکن یہ بڑھتا ہی رہا' ہم نے سال بسال بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ لحہ بہ لحہ ایسی آوازیں سنیں کہ اب یہ پودا اکھڑا کہ اکھڑا اور جوں جوں یہ مضبوط ہوتا چلا گیا توں توں یہ آوازیں بھی زیادہ زور سے آنے لگیں۔ ہمیں تو یوں لگتا ہے کہ جتنی یہ آواز اونچی ہوتی چلی جاتی ہے اتنا ہی یہ پودا مضبوط ہوتا چلا جاتا ہے۔ احمدیہ جماعت کے افراد پر تشدد بھی ہوا اور ہو بھی رہا ہے۔ انہیں قتل کی دھمکیاں بھی دی گئیں اور ان میں سے کئی ایک کو قتل کر بھی دیا گیا۔ لیکن نتیجہ یہی نکلا اور اس کے بغیر کوئی نتیجہ نکل بھی نہیں سکتا تھا کہ احمدیہ جماعت آگے سے آگے بڑھتی رہی۔ اس کے ہر شعبے میں ترقی ہوئی۔

ہمیں وہ دن یاد ہیں جب قادیان میں دو چار مربی ہوتے تھے اور ہندوستان میں جہاں ضرورت پڑتی تھی انہیں قادیان سے بھیجا جاتا تھا۔ اب قریہ قریہ ہمارے مربی موجود ہیں۔ اپنی جماعت کی تربیت میں ہمہ تن اور روز و شب مصروف ہیں۔ کبھی کوئی کتاب مانگتا تھا تو ڈھونڈنی پڑتی تھی کہ وہ کہاں سے ملے گی۔ اب کتابوں کے انبار لگے ہوئے ہیں۔ ساری دنیا میں ہزاروں نہیں لاکھوں کی تعداد میں ہماری کتابیں موجود ہیں۔ باہر کسی مربی کو کسی ملک میں بھیجا جاتا تھا تو اس کے لئے رہائش کی مشکل ہوتی تھی۔ ہمیں خود یاد ہے کہ جب ہم نائیجیریا گئے تو کرایہ کے ایک چھوٹے سے مکان میں رہتے تھے۔ لیکن اب خدا کے فضل سے جگہ بہ جگہ ہمارے نہایت وسیع مشن ہاؤسز موجود ہیں۔ کبھی کسی فرد کے گھر میں عبادت ادا کی جاتی تھی ہمیں اپنے لئے خدا کے گھر اتنی تعداد میں میسر نہ تھے کہ ہر جگہ وہاں جاکر عبادت کر سکتے لیکن اب دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہیں ہے جہاں ہمارے پاس دسیوں بیسیوں بلکہ سینکڑوں بیوت الحمد موجود نہیں ہیں۔

یہ سب کچھ کیا ہے۔ ہماری جماعت جس ترقی کے لئے پیدا ہوئی ہے ہماری جماعت جس منزل تک پہنچنے کے لئے رواں دواں ہے یہ اسی کے نشانات ہیں۔ اور ہم خدا کے فضل سے ایک امام کی آواز کے تابع چلتے ہی چلے جا رہے ہیں۔ ہماری ہر سوچ اسی کی سوچ کے تابع ہے۔ ہمارا ہر قدم اسی کے نقش قدم پر ہے۔ ہم اپنی آواز اسی کی آواز سے ملاتے ہیں۔ وہی ہمارے لئے سمت متعین کرتا ہے اور وہی یوں لگتا ہے کہ ہم سب کی انگلی پکڑ کر اپنے ساتھ چلا رہا ہے۔ اور یہ قافلہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمارے امام کو صحت اور تندرستی کے ساتھ لمبی فعال عمر دے اور ہم سب کو اس بات کی توفیق دے کہ ہماری سوچیں اسی کی سوچ کے تابع رہیں ہماری آوازیں اسی کی آواز میں ملیں ہمارے ہاتھ اسی کے ہاتھ میں رہیں۔

اے خدا تو ایسا ہی کر۔

کہیں پانی کی قلت ہے کہیں پانی کا ریلا ہے
خداوندا اگر یہ کھیل ہے تو کس نے کھیلا ہے
یہاں کوئی کسی کی بات سننے پر نہیں مائل
ہے شوریدہ سری ایسی کہ لگتا ہے یہ میلہ ہے

ابوالاقبال

کسک

یہ کس نے اپنے گوشۂ نقاب کو اٹھا دیا
ہر ایک شے میں قہقہے ہیں کون مسکرا دیا

یہ کس کی جستجو میں ہر قدم پہ مرمٹا تھا میں
مری فنا نے لمحہ لمحہ جاوداں بنا دیا

یہ کس نے دی ہے ساز ماہ و کہکشاں کو زندگی
یہ کس نے زندگی کو ماہ و کہکشاں بنا دیا

ہر ایک سر میں بھر دیا ہے کس نے اک جنون سا
نظر سے کس نے جلوہ ہائے غیر کو گرا دیا

نظر نظر میں ہے ہجوم جلوہ ہائے بے نیاز
نظر نظر کو اک حسین جلوہ گہ بنا دیا

مرے تخیلات کی حدوں سے بھی بلند تر
دلِ جنوں نواز کو یہ کس نے مرتبہ دیا

یہ زرفشانیٔ سحر ہے کس کا پر تو حسیں
شفق سے کس نے شام کی جبیں کو جگمگا دیا

فضائے لامکاں ہے کس کے نور سے ضیا پذیر
یہ کس نے حسن کائناتِ دہر کو جگا دیا

یہ کس نے میکدہ میں اپنی شوخیٔ نگاہ سے
ہر ایک بادہ خوار کی نظر کو آسرا دیا

یہ کس کی آرزو کی اک کسک دل و جگر میں ہے
یہ کس کا جلوۂ حسین میری چشم تر میں ہے

اشارے

"کلام الٰہی" محض پڑھنے کی کتاب نہیں ہے۔ یہ تو ایسی کتاب ہے جس سے زندگیوں میں اس سے بھی بڑا انقلاب آتا ہے جو انسان کی ظاہری آنکھ نے اشتراکی انقلاب کی شکل میں روس میں یا سوشلسٹ انقلاب کی شکل میں چین میں دیکھا ہے۔ انسان دراصل خود ایک عالم ہے ہمارے صوفیاء نے انسان کو یونیورس قرار دیا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

قسط نمبر۲

آئندہ بیس برس میں

سوا کروڑ مسلمانوں کو عیسائی بنانے کا منصوبہ

بنگلہ دیش کے قیام کا سبب مسلمانوں کا داخلی تنازعہ تھا اور جب یہ طے ہو چکا تو بنگلہ دیش نے خود کو بین الاقوامی طاقتوں کی گود میں پایا جن کا اپنا معاشی، سیاسی اور مذہبی ایجنڈا تھا۔ وہ اس کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھانے کی خواہاں تھیں اور اس کی سماجی، معاشی اور سیاسی ساخت کو مزید اس حد تک کمزور کر دینا چاہتی تھیں کہ جہاں قوم خود بخود ایک نئی نو آبادیاتی ٹوکری میں جا گرے۔ ڈھاکہ میں وائی ایم سی اے (ینگ مینز کرسچین ایسوسی ایشن) کے جاری کردہ کتابچے "عوام سے عوام تک" میں لکھا ہے: بنگلہ دیش کے سماجی ڈھانچے کو تعلیمات انجیل کے مطابق ڈھالنے کے عمل میں عیسائی تحریک کو لازماً "ایک بھرپور قوت ہونا چاہئے۔" بنگلہ دیش میں سرگرم عمل غیر ملکی فلاحی تنظیموں کے مقاصد میں کسی قسم کا کوئی ابہام نہیں ہے۔ مطمح نظر بالضرور فلاح و بہبود نہیں ہے، مقصد یہ ہے کہ قوم کے سماجی ڈھانچے کو تبدیل کیا جائے۔

۱۹۷۱ء سے ۱۹۹۱ء کی درمیان مدت میں بنگلہ دیش میں عیسائی مذہب قبول کرنے والوں کی تعداد ۲ لاکھ سے بڑھ کر ۴ لاکھ ہو چکی ہے۔ اس بارے میں عیسائی ذرائع اعداد و شمار کو کم ظاہر کرتے ہیں لیکن معلوم ہوا ہے کہ اگلے بیس برسوں میں ان تنظیموں کا ہدف عیسائی آبادی کو ۱۰ سے ۱۲ ملین تک پہنچانا ہے۔ شمالی بنگال میں گیرو کی پہاڑیاں اور چٹاگانگ کے پہاڑی خطے جیسے سرحدی علاقوں میں لوگوں کو عیسائی بنانے کے لئے خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ ڈھاکہ کا "اسد ایونیو" زیادہ تر نئے عیسائیوں کی ملکیت ہے اور میرپور "گرجوں کا شہر" بن چکا ہے۔ تشویشناک امر یہ ہے کہ نہ صرف ہندو اور بدھ قبائل عیسائیت اختیار کر رہے ہیں بلکہ مسلمان بھی عیسائی بن رہے ہیں۔ قبل ازیں انڈونیشیا کی طرح اب بنگلہ دیش بھی یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ رائے اب بعید از حقیقت ہے کہ ایک مسلمان، کیتھولک یا پروٹسٹنٹ عیسائی نہیں بن سکتا۔ ایک متزلزل "مسلمان" کو اب پہلے سے کہیں زیادہ آسانی کے ساتھ متزلزل عیسائی بننے کی طرف مائل کیا جا سکتا ہے۔

حکومت کے این جی او بیورو نے ایسی ۵۲ این جی اوز کی نشاندہی کی ہے جو براہ راست لوگوں کو عیسائی بنانے میں مصروف ہیں۔ فرقہ چاہے کوئی بھی ہو مذہبی اور سیکولر این جی اوز میں فرق ظاہری وضع کا ہے، مقاصد کا نہیں۔ ایک این جی او مذہبی لحاظ سے غیر جانبدارانہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے اور ساتھ ہی معاشرے کی روح اور اقدار کو بگاڑنے میں معاونت بھی کرتی ہے جبکہ دیگر این جی اوز تباہ حال روحوں کی پکی فصل کاٹنے کی کوشش کرتی ہیں۔ بنگلہ دیش کے ۶۰۔ افراد سے زائد دیہات جو کہ ملک کی دیہی آبادی کا نصف ہیں، کسی ایک یا دوسری این جی او نے سنبھال رکھے ہیں، ان سب کا طریقہ واردات عام نوعیت کا ہے۔ کرپشن، ترغیب پھر عقیدے کی تبدیلی!

این جی او بیورو رپورٹ نے ان طریقوں کی ایک دلچسپ اندرونی تصویر پیش کی ہے۔ مذہب کی تبدیلی اور عیسائی بنانے کے لئے کمزوری کا انتخاب کیا جاتا ہے، یعنی عورتیں، بچے، ان پڑھ، بے یارومددگار اور غربت کے شکنجے میں جکڑے ہوئے بے بس اور محروم لوگ! کچھ این جی اوز اپنے عملے، بشمول مسلمانوں، کے لئے بائبل پڑھنا لازمی قرار دیتی ہیں۔ ایک بڑی مشنری این جی او نے اپنے قائم کردہ سکولوں میں صرف عیسائی اساتذہ مقرر کئے ہیں اور ہوسٹل میں رہنے کے خواہش مند طلبہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ عیسائی ہوں۔ کسی بھی سرکاری یا دوسرے پرائیویٹ سکول میں طالب علم کو اس کے اپنے مذہب کی تعلیم دی جاتی ہے جبکہ اکثر مشنری سکولوں میں طالب علموں کو عیسائیت پڑھنا لازمی ہے۔ ایسے ہی ایک کیس میں جب ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر نے اس بے ضابطگی کی طرف توجہ دلائی تو اسے جواب ملا: "ہمیں آپ کی حکومت فنڈز دیتی ہیں نہ ہم اس کے سامنے جواب دہ ہیں۔" ایک بڑی فلاحی تنظیم تقریباً ۸۵۔ سکولوں کو چلاتی ہے جن میں سے زیادہ تر پرائمری سکول ہیں، لیکن اسی خیراتی ادارے کے ثانوی اور ووکیشنل سکولوں میں صرف انہی طلبہ کو داخلہ ملتا ہے جو عیسائی نو اعتقاد ہوں۔

اکثر عیسائی این جی اوز کی پالیسی ہے کہ "مسلمانوں کو آخر میں ملازمت دو اور نئے عیسائیوں کی دستگیری کرو۔" اس پالیسی کا مقصد معاشی اور تعلیمی لحاظ سے موثر نو اعتقادوں کا معاشرہ قائم کرنا ہے جو افریقہ کے بہت سے خطوں کی طرح آگے چل کر یہاں بھی طاقت کے کلیدی سیکٹروں پر کنٹرول حاصل کر سکیں گے۔ جیسے تعلیم، معیشت، بیوروکریسی، فوج اور سماجی پالیسی وغیرہ۔ ۱۹۹۱ء کے سمندری طوفان کے دوران چٹاگانگ میں قطب جیا میں این جی او کے ایک دفتر پر سینکڑوں لوگوں نے حملہ کر دیا۔ وہ اس بات پر احتجاج کر رہے تھے کہ امدادی سامان مانگنے پر ان سے کہا گیا کہ امدادی سامان لینا ہے تو پہلے اپنا عقیدہ چھوڑ کر عیسائی بن جاؤ۔ صرف یہی نہیں، بلکہ مسلمانوں کو امدادی سامان سے حقیر سا حصہ دیا گیا۔ چرچ آف بنگلہ دیش نے اس کی توجیہہ پیش کی یہ اشیاء "عیسائی" ممالک سے آئی تھیں۔

خواتین میں تبلیغی کام "پروگرام برائے سماجی بیداری" کی نقاب اوڑھ کر کیا جاتا ہے۔ سماجی بیداری کا یہ پروگرام خواتین سے اسلامی ثقافت اور خاندانی اقدار چھڑا کر انہیں "آزادی نسواں" اور ضبط تولید کی آزاد اور ڈھیلی ڈھالی اخلاقیات سے متعارف کرواتا ہے۔ ایک این جی او کا فیلڈ ورکر جس کے بارے میں خیال کیا جاتا تھا کہ وہ آوارہ اور لاوارث بچوں کی نگہداشت کرتا ہے، وہ مبینہ طور پر چھ بچوں کو ان کے والدین کی اجازت کے بغیر لے گیا۔ چھوٹے بچوں کو خریدنے کا ایک کاروبار ہے کہ خاموشی سے جاری و ساری ہے۔ ان بچوں کو عیسائی بنا کر مقامی طور پر ان کی پرورش کی جاتی ہے یا انہیں باہر بھیج دیا جاتا ہے۔ اگر کوئی مسلمان کسی مشنری طبی مرکز پر جاتا ہے تو اسے کم درجے کی دوائی دی جاتی ہے۔ جب یہ دوائی اپنا اثر نہیں دکھاتی تو اچھی قسم کی دوا دے کر کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مدد طلب کرو۔ اچھی دوائی سے مریض اچھا ہو جاتا ہے جو ایک ثبوت ہے کہ عیسائیت، اسلام سے بہتر مذہب ہے۔

تاہم غور کرنے کی یہ بات ہے کہ وائی ایم سی اے جس تبدیلی کی خواہاں ہے، وہ پہلے ڈھانچے میں رونما ہو گی یا پہلے ملک کا "سیاسی ڈھانچہ" تبدیلی کے عمل سے گزرے گا۔

این جی اوز، پریشر گروپوں کی تشکیل اور انہیں فنڈز مہیا کرنے میں بھی حد سے زیادہ ملوث ہیں۔ مذکورہ پریشر گروپ بدلے میں ملکی سیاست اور سیاسی واقعات پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرتے ہیں اور معاملات کا رخ اسلامی یا قوم پرست قوتوں کے برخلاف سیکولر حتیٰ کہ غیر اسلامی قوتوں کی حمایت میں موڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کمیونزم مر گیا ہو، قبر میں بھی جا پڑا ہو، لیکن OXFAM کی حمایت یافتہ ایک "انقلابی" این جی او، "گانا سحاجیا سنگستا" (GSS) طبقاتی جدوجہد اور پولیٹیکل پاور میں تبدیلی کا نعرہ لگا رہی ہے۔ جی ایس ایس کا فراہم کردہ "تعلیمی" مواد نہ صرف یہ کہ بائیں بازو کا ہے بلکہ غیر اسلامی اور ہندو نواز بھی ہے۔ نائجیرا کوری (ن ک۔ ہم خود کریں گے) ایک اور سیاسی طور پر فعال این جی او ہے جو متنازع سیاسی ایشوز پر موقف اپنانے اور حکومتی قوانین کی دھجیاں اڑانے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتی۔ "نائجیرا کوری" کو "کرسچین ایڈ"، "وار آن وانٹ" (War On Want) اور کچھ دیگر بین الاقوامی اداروں کی حمایت حاصل ہے۔ اس تنظیم نے اپنے منصوبوں کے لئے حکومت سے زمین کے وسیع و عریض قطعات لیز پر لے رکھے ہیں تاکہ بے زمین لوگوں کی مدد کی جا سکے۔

این جی او بیورو کی انکوائری رپورٹ کے مطابق "نائجیرا کوری" نے سال ۹۱۔۱۹۹۰ء میں حکومت کے علم یا منظوری کے بغیر ۱۴۶ء۶ ملین ٹکا تک کی رقم کے ملکی فنڈز وصول کیے۔ دیہی ترقی کے نام پر اس تنظیم نے اپنے بجٹ کا ۵۷ فیصد حصہ اپنے عملے کی تنخواہوں اور الاؤنسوں پر خرچ کیا جبکہ ۳۰ فیصد ایڈمنسٹریشن، عملے اور دفتر اور ریسٹ ہاؤس کے بلوں کی مد میں اور جو باقی بچا، وہ تربیت اور سیمیناروں پر۔ تربیتی پروگرام اور سیمینار این جی اوز کے لئے وقت گزاری کے پسندیدہ مشغلے ہیں اور انہیں بالعموم سیاسی سرگرمیوں کی ڈھال خیال کیا جاتا ہے۔ سرکاری رپورٹ میں "نائجیرا کوری" کے کام میں فنڈز کی خورد برد کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔ اس نے سمندری طوفان سے بے گھر ہونے والوں کے لئے گھر بنانے کی مد میں جو رقم مختص کی تھی، حقیقت میں اس سے کہیں کم رقم خرچ کی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ محنت مزدوری کرنے والے غریب طبقے کی حالت بہتر بنانے کی بجائے ایک خیراتی اور فلاحی ادارے کی منتظم مس خوشی کبیر نے اپنی حالت بہتر بنانے پر توجہ دی۔ یہ خاتون ڈھاکہ کے علاقے "دھن منڈی" میں عالی شان محل نما گھر میں رہتی ہے۔

یہ سب این جی اوز اور ان کے پریشر گروپ بالعموم بھارت نواز، سیکولر اور اسلام مخالف ہیں اور طبقاتی اور تذکیر و تانیث کی جنگ کی حمایت کرتے ہیں۔ اب تو این جی اوز ٹریڈ یونینوں اور پریشر گروپوں کے ذریعے بالواسطہ سیاست میں مداخلت کے بجائے ملکی سیاست میں بلاواسطہ مداخلت کرنے لگی ہیں۔ سرکاری این جی او بیورو نے اپنی رپورٹ میں کم از کم ۱۶ بڑی این جی اوز کے نام لکھے ہیں جو سیاسی طور پر بے حد فعال ہیں۔ این جی اوز اپنے رسالے اور خبر نامے بھی شائع کر رہی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ سیاسی موقف اپناتی ہیں اور اسلام اور اسلامی قوانین کو تنقید کا نشانہ بناتی ہیں۔ بنگلہ دیشی پریس نے الزام لگایا ہے کہ این جی اوز اپنی پسند کی سیاسی پارٹیوں کو رقوم فراہم کرتی ہیں، بلدیاتی انتخابات میں امیدواروں کا تعین کرتی ہیں اور "جاتیو سنگساد" (قومی اسمبلی) کے انتخاب میں

باقی صفحہ ۷ پر

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

عام طور پر تو تقسیم برصغیر سے پہلے اور اس کے بعد بھی۔ پہلے قادیان سے اور پھر ربوہ سے ایک ایک مربی بیرون ملک دعوت الیٰ اللہ کے لئے جاتے تھے۔ اکثر ایسا ہوتا تھا کہ آج ایک مربی باہر گئے ہیں اور ان کی الوداعی تقریبات منعقد ہوئی ہیں یا سٹیشن پر الوداع کہنے کے لئے شہر کے تمام لوگ جمع ہوئے ہیں تو اس کے بعد کئی مہینے گذر جاتے تھے۔ شائد سال بھی گذر جاتا ہو بلکہ ایسی ہی ایک اور تقریب کا موقعہ آتا تھا۔ لیکن حالات بدلتے گئے ضرورت بڑھتی گئی اور پھر بعض اوقات ایک سے زیادہ مربی ایک ہی وقت میں بیرون ملک دعوت الی اللہ کی خاطر جانے لگے۔ سب سے پہلے ۱۹۴۵ء میں (جنوری) کراچی سے چار افراد کا ایک قافلہ بیرون ملک کے لئے روانہ ہوا۔ چلے تو یہ سب قادیان سے تھے لیکن تین پہلے کراچی پہنچے ہوئے تھے۔ اور ایک بعد میں۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ محترم مولانا عبدالخالق صاحب مکرم مولوی نذیر احمد صاحب رائے ونڈی اور مکرم ملک احسان اللہ صاحب پہلے کراچی پہنچے ہوئے تھے اور ان کے بعد ۸۔ جنوری کو میں قادیان سے روانہ ہوا۔ اور اس طرح پہلا قافلہ ۴۔ اپریل کو کراچی سے روانہ ہوا۔ ہم پہلے بصرہ گئے۔ پھر بغداد۔ وہاں سے عمان۔ عمان سے حیفا اور حیفا سے کبابیر۔ کبابیر میں احمدیہ مشن کا مقامی مرکز تھا۔ قافلے کے سفر کی تفصیل دینا اس وقت مقصود نہیں ہے۔ بتانا صرف یہ مقصود ہے کہ ایک سے زیادہ افراد بطور مربی بیک وقت باہر جانے لگے۔ اس کے بعد ۱۹۴۵ء ہی کے ستمبر میں گیارہ مربی پہلے انگلستان گئے اور وہاں سے پھر یورپ کے مختلف ممالک میں ان کی تعیناتی ہوئی۔ ان دنوں انگلستان کے مربی انچارج حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس تھے۔ کچھ عرصہ یہ سب مربی حضرت مولانا صاحب کے ساتھ رہے۔ یوں کہہ لیجئے کہ ان کی زیر تربیت رہے پھر کوئی اٹلی روانہ ہو گیا۔ کوئی سپین چلا گیا کوئی سوئٹزرلینڈ چلا گیا۔ کوئی جرمنی چلا گیا۔ کوئی فرانس چلا گیا۔ اور اسی طرح یہ گیارہ کے گیارہ افراد یورپ کے مختلف ممالک میں متعین ہو کر اپنے مقامی مراکز پہنچ گئے۔ اس کے بعد ایک اور چار افراد کا گروپ ربوہ سے روانہ ہوا۔ یہ ۱۹۵۰ء کی بات ہے تصویر جو اس وقت سامنے ہے وہ چنیوٹ میں لی گئی تھی۔ جانے والے مربی تھے محترم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری جو پہلے بھی بیرون ملک خدمات دینیہ سرانجام دے چکے تھے۔ مکرم مولانا عطاءاللہ صاحب کلیم جو پہلی دفعہ دعوت الی اللہ کے لئے ملک سے باہر جا رہے تھے اور اسی طرح محترم مکرم مولانا عبدالکریم ابن حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب ہلالپوری وہ بھی پہلی دفعہ دعوت الی اللہ کے لئے بیرون ملک جا رہے تھے۔ اور چوتھا فرد تھا یہ خاکسار نسیم سیفی۔ اسی تصویر میں خاکسار کرسی پر بیٹھا ہے۔ مولانا عطاءاللہ صاحب کلیم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری اور مولانا عبدالکریم صاحب میرے پیچھے کھڑے ہیں اور ان کے ساتھ ربوہ اور چنیوٹ کے کئی دوست ہمیں الوداع کہنے کے لئے یہاں موجود ہیں۔ میری کرسی کے دائیں اور بائیں محترم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری کے دو چھوٹے چھوٹے بچے ہیں وہ اور ان کی والدہ جو ربوہ آئی ہوئی تھیں' وہ بھی اس قافلے کے ہمراہ تھیں۔ اس طرح کہا جاسکتا ہے کہ اس قافلے میں چار مربی تھے ایک خاتون ایک مربی کی بیوی اور دو ان کے بچے۔ یہ سات افراد اس قافلے کے اراکین تھے۔ خاکسار بھی اس سے پہلے تقریباً پانچ سال تک بیرون ملک خدمت دین کا فریضہ ادا کرتا رہا تھا۔ اسی سال واپس بلایا گیا تھا۔ کہ اپنی فیملی کو ساتھ لے جاؤں لیکن حالات کی مجبوری کی وجہ سے چند مہینے یہاں قیام کرنے کے باوجود فیملی تو ساتھ نہ جا سکی لیکن خدا کے فضل سے روانگی ایک اچھے خاصے قافلے کے ساتھ ہوئی۔ مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ یعنی دعوت الی اللہ کے سلسلے میں بسر کیا ہوا بیشتر حصہ سیرالیون میں گذارا۔ آپ لائبیریا میں بھی متعین رہے۔ اور فجی میں بھی۔ واپس پاکستان آکر بھی آپ کو دینی خدمات کا موقعہ ملتا رہا۔ مولانا عطاءاللہ کلیم صاحب پہلے غانا تشریف لے گئے اس کے بعد آپ نے امریکہ میں بھی دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیا ہے اور جرمنی میں بھی۔ مولانا عبدالکریم صاحب ہلالپوری سیرالیون تشریف لے گئے وہاں کچھ عرصہ دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دینے کے بعد واپس آئے اور اس کے بعد آپ اپنے طور پر انگلستان میں مقیم ہو گئے۔ وہاں گذشتہ دنوں انہوں نے دینی خدمات کے سلسلے میں بعض سپلٹ ورڈ ترجمے شائع کئے ہیں۔ سپلٹ ورڈ ترجمے کا مطلب یہ ہے کہ عبارت کے نیچے ایک ایک لفظ کا الگ ترجمہ دیا جائے اور پھر اس کے پورے فقرے کا ترجمہ درج کیا جائے۔ تاکہ الفاظ کا ترجمہ بھی آجائے اور پورے فقرے کا با محاورہ ترجمہ بھی سامنے موجود ہو۔ یہ کام خاص اہمیت کا ہے۔ اگر وہ دعوت الی اللہ ہی کے میدان میں رہتے تو وہاں جو کام کرتے اسے اس کا نہایت آسانی کے ساتھ بدل کہا جاسکتا ہے یوں لگتا ہے کہ نظام کے تحت دعوت الی اللہ نہ کرنے کے باوجود آپ کی ساری زندگی کسی نہ کسی رنگ میں دعوت الی اللہ ہی میں گذری ہے اور یہ کام جو آپ نے کیا ہے یہ ہمیشہ آپ کے لئے یادگار ثابت ہو گا۔ مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری نے کچھ عرصہ فلسطین میں بھی کام کیا تھا۔ اور اس کے بعد آپ کو انگلستان بھجوایا گیا اور اس خیال سے کہ جب تک مقامی لوگوں سے رابطہ نہ ہو مقامی زبان کا سیکھنا آسان نہیں ہوتا۔ آپ کو ایک انگریز کے گھر میں رہائش پذیر کیا گیا۔ چنانچہ آپ نے انگریزی سیکھی اور خوب سیکھی۔ آپ کے قلم میں روانی تھی اور کہا جا سکتا ہے کہ قابل رشک روانی تھی۔ اردو اور عربی بھی خوب لکھتے تھے۔ اور شاعر تو وہ تھے ہی۔ بہت اچھے شاعر تھے۔ نہایت سادہ نظمیں سادہ اور عام فہم اور زندگی سے قریب تر موضوعات سادہ اور شگفتہ الفاظ بغیر الجھی ہوئی تراکیب کے۔ آپ کے مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ اسی طرح آپ کی ایک اور کتاب کو خاص پذیرائی ملی ہے اور وہ ہے مغربی افریقہ میں دعوت الی اللہ کے دوران مختلف دلچسپ حالات کا تذکرہ۔ گویا کہ آپ ایک اچھے داعی الی اللہ تھے اور ایک اچھے شاعر اور مصنف بھی تھے۔ مولانا عطاءاللہ صاحب کلیم پہلے فوج میں ملازم تھے۔ وہاں سے ریٹائر ہوئے یا ریٹائرمنٹ لے لی تو اس کے بعد دعوت الی اللہ کی طرف آگئے۔ آپ کا مطالعہ اور حافظہ قابل رشک ہے۔ احباب آپ کی تقاریر میں لمبے لمبے اقتباسات زبانی سن کر نہایت محظوظ ہوتے ہیں اور آپ پر داد و تحسین کے ڈونگرے برساتے ہیں۔ انتظامی قابلیت کا مظاہرہ تو آپ نے غانا ہی میں کر دیا تھا۔ لیکن امریکہ اور جرمنی میں جس کام کا آپ کو موقعہ ملا وہ خاص طور پر قابل تعریف ہے۔ آج کل آپ جرمنی میں ہیں اللہ تعالیٰ آپ کے کام میں برکت دے اور آپ کے وجود کو زیادہ سے زیادہ نافع الناس بنائے جیسا کہ احباب جانتے ہیں محترم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں عبدالکریم صاحب انگلستان میں ہیں۔ خاکسار تقریباً ۲۰۔ سال تک نائیجیریا میں اور چار سال سیرالیون میں دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دینے کے بعد آج کل ربوہ میں مقیم ہے اور الفضل کی ادارت کی سعادت پا رہا ہے۔ اس دوران تقریباً بیس سال تک تحریک جدید کے دفاتر میں بھی کام کرنے کا موقعہ ملا۔ نائب وکیل المال۔ نائب وکیل التبشیر وکیل التعلیم اور وکیل التصنیف اس لمبے عرصہ میں مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی معیت حاصل رہی آپ میرے لئے ان مہربان افسروں میں سے تھے جن سے میں نے بہت کچھ سیکھا اور جن کا مجھے بھرپور اعتماد حاصل رہا۔ میں سمجھتا ہوں کہ کسی شخص کو اس کے افسر اعلیٰ کا اعتماد حاصل ہو تو وہ کام زیادہ دلجمعی سے کرسکتا ہے اور شائد اپنی استعدادوں کے دائرے کو بھی تیز سے تیز تر چل کر مکمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا ساتھ میرے لئے یہی کیفیت رکھتا تھا۔ میرے دل میں ان کے لئے ہمیشہ ممنونیت کے جذبات رہے ہیں اور رہیں گے۔ تصویر میں دیگر دوستوں کے علاوہ مکرم مولوی محمد اسحاق صاحب ساقی جو ٹرینیڈاڈ بھیجے گئے تھے اور وہیں کے ہو کر رہ گئے اور برادر مکرم سلطان احمد صاحب طاہر (میرے بہنوئی) موجود ہیں تصویر چنیوٹ میں لی گئی تھی اور دوست ربوہ میں چنیوٹ تک تشریف لے گئے تھے۔ تصویر کو دیکھتا ہوں تو ان سب دوستوں کے لئے شکریہ کے جذبات دل میں پیدا ہوتے ہیں ربوہ سے ریل گاڑی پر کوئی روانہ ہو تو وہاں تو الوداع کہنے کے لئے جانا آسان ہے لیکن یہاں سے چنیوٹ جانا اتنا آسان نہیں۔ کیونکہ ربوہ میں گھر سے ریلوے سٹیشن تک کے فاصلے سے یہ فاصلہ زیادہ لمبا ہے اور آنے جانے میں بھی اتنی آسانیاں ان دنوں نہیں تھیں جتنی آسانی عام طور پر انسان کو سفر پر آمادہ کرسکتی ہے۔ بہرحال دوستو! میں چاہے آپ کو پہچانوں یا نہ پہچانوں میرا شکریہ قبول کیجئے بلکہ اس قافلے کا امیر ہونے کی وجہ سے میرے شکریہ کو سارے قافلے کی طرف سے شکریہ کی ادائیگی سمجھئے۔ اپنے اپنے سفر کے اختتام پر مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری اور مولانا عبدالکریم صاحب سیرالیون میں دعوت الی اللہ کے لئے گئے مولانا عطاءاللہ کلیم صاحب غانا اور خاکسار نائیجیریا جہاں پہلے بھی میں نے کام کیا ہوا تھا۔

ضروری اعلان

○ قواعد وصیت کا قاعدہ نمبر ۵۲ تبدیل ہو گیا ہے۔ تبدیل شدہ قاعدہ کے مطابق ایسے موصی صاحبان/ موصیات جو اپنی جائیداد کا حصہ جائیداد ادا کر کے سرٹیفکیٹ لے چکے ہیں' ان کو بھی اپنی جائیداد کی آمد سے حصہ آمد بشرح ۱/۱۶ ادا کرنا لازمی ہو گا۔ (آمد از کرایہ مکان' دوکان' زرعی زمین وغیرہ) ترمیم شدہ قاعدہ نمبر ۵۲ یہ ہے۔

"جس جائیداد کا حصہ جائیداد سو فیصدی ادا کر دیا گیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی رہے گی"۔

طارق محمود سندھو

حشرات میں معاشرتی طرزِ عمل

حشرات جانداروں کا وہ سب سے بڑا اور وسیع گروپ ہے جس میں موجود جاندار تقریباً دنیا کے تمام خطوں میں پائے جاتے ہیں۔ بنیادی طور پر حشرات خشکی کے جاندار ہیں لیکن کچھ اقسام پانی میں بھی رہتی ہیں۔ حشرات کے سر پر موجود بال نما ساختیں بہت حساس ہوتی ہیں جن کی مدد سے مختلف چیزوں کو چھو کر ان کی موجودگی کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔ اکثر اقسام کاٹتی ہیں اور کچھ ڈنگ مارتی ہیں اور کچھ خون چوستی ہیں۔ ان میں دیمک' کیڑے' چیونٹیاں' بھڑ' مکھیاں اور جوئیں وغیرہ شامل ہیں۔

حشرات اس قدر چھوٹے جاندار ہونے کے باوجود بعض بڑے جانداروں اور انسانوں کی طرح معاشرتی اوصاف رکھتے ہیں۔ اور اپنے تمام فرائض کو بخوبی سرانجام دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ حشرات پر کی گئی تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ ان میں اجتماعیت اور معاشرتی طرز عمل کا تصور موجود ہے۔ اور یہ تصور ان کے روز مرہ کے افعال کے مشاہدہ سے واضح ہو جاتا ہے۔

مثال کے طور پر شہد کی مکھیاں ایک کالونی کی صورت میں رہتی ہیں۔ یہ کالونی ایک چھتے تک محدود ہوتی ہے۔ اس کالونی میں ایک ملکہ مکھی تمام افعال کی نگرانی کرتی ہے۔ چھتے کی حفاظت کے لئے مزدور اور سپاہی مکھیاں متعین ہوتی ہیں جو چھتے کے نزدیک آنے والوں پر حملہ آور ہوتی ہیں۔ ملکہ مکھی کسی ایک نر سے ملاپ کرتی ہے اور دوسری مادہ مکھیاں بانجھ ہوتی ہیں۔ نر سے ملاپ کے لئے ملکہ مکھی چھتے سے دور چلی جاتی ہے اور اڑان کے دوران ہی ملاپ کرتی ہے۔ اور واپس چھتے کی طرف آ جاتی ہے۔ یہ ملاپ دوسری مکھیوں سے علیحدگی میں ہوتا ہے۔ ملکہ مکھی چھتے میں انڈے دیتی ہے جن میں سے نر' بانجھ اور مزدور سپاہی مکھیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ملکہ مکھی یا مزدور مکھی بن جانا ان کی نمو کے دوران خوراک پر منحصر ہوتا ہے۔ چنانچہ تجربات کی روشنی میں یہ واضح ہوا ہے کہ اگر نمو کے ابتدائی مراحل میں مکھی کو رائل جیلی تقریباً چھ دن تک خوراک کے طور پر دی جائے تو ملکہ مکھی کی صورت میں جوان ہوتی ہے۔ اگر تین دن تک رائل جیلی دی جائے اور باقی دن نیکٹر اور دوسری خوراک دی جائے تو مزدور مکھی کی صورت میں جوان ہوتی ہے۔ ملکہ مکھی کے علاوہ کوئی دوسری مادہ مکھی انڈے نہیں دیتی کیونکہ تمام مادہ مکھیاں بانجھ ہوتی ہیں ان کا کام صرف اور صرف انڈوں سے نکلنے والے بچوں کی پرورش کرنا ہے۔

شہد کی مکھیاں اگر کسی جگہ اپنی خوراک دیکھیں تو یہ اپنی دوسری ساتھی مکھیوں کو بھی اس سے آگاہ کرتی ہیں۔ خوراک کو دیکھ کر مکھیاں مختلف حرکتیں کرتی ہیں جسے وان فرچ ایک آسٹرین سائنسدان ڈانس کا نام دیتا ہے۔ ایک مکھی کے ڈانس کے انداز سے دوسری مکھیاں خوراک کی نوعیت اور فاصلے کا تعین کر لیتی ہیں۔ چھتے کے اوپر مکھی کا ڈانس یہ ظاہر کرتا ہے کہ خوراک چھتے سے زیادہ دور نہیں ہے یعنی ایک کے ڈانس کا انداز دوسری کے لئے سمت کا تعین کرتا ہے۔ ڈانس میں شدت اور آواز میں بلندی ان اطلاعات کو مزید مستحکم کرتی ہے۔

چیونٹیاں بھی معاشرتی طرز عمل کا ایک نمونہ پیش کرتی ہیں۔ ان کی زندگی میں بھی سلیقہ پایا جاتا ہے۔ اگر کسی چیونٹی کو خوراک میسر آئے تو وہ کچھ حصہ اٹھا کر واپس اپنے سوراخوں کی جانب چلتی ہے۔ چلتے وقت راستے میں مختلف جگہوں پر ایک خاص قسم کا کیمیکل خارج کرتی جاتی ہے۔ اس کیمیکل کو فیرومون کہتے ہیں جو ایک خاص قسم کے چیونٹی کے غدود سے پیدا ہوتا ہے۔ فیرومون ایک قطار یعنی سیدھ یا ایک لائن میں مختلف جگہوں پر خارج کیا جاتا ہے۔ جو دوسری چیونٹیوں کیلئے ایک راستہ متعین کرتا ہے۔ اور دوسری چیونٹیاں اس کیمیکل کی بو کے نتیجے میں اسی قطار میں چلتی ہوئی خوراک تک پہنچ جاتی ہیں۔

دیمک کی کالونی ملکہ' بادشاہ' سپاہی اور مزدور دیمک پر مشتمل ہوتی ہے۔ ملکہ اور بادشاہ وہ ہوتے ہیں جس کے ملاپ سے نئے جاندار پیدا ہوتے ہیں جب کہ سپاہی دیمک اور مزدور دیمک بانجھ ہوتے ہیں یعنی انڈے دینے کے قابل نہیں ہوتیں۔ سپاہی دیمک جسامت میں بڑی' طاقتور اور مضبوط ہوتی ہیں جو اپنی ساری کالونی کی حفاظت کرتی ہیں۔ جب کہ مزدور دیمک اپنے گھر کو بنانے کا کام کرتی ہیں اور باہر سے ساری کالونی کے لئے خوراک جمع کر کے لاتی ہیں۔ چنانچہ کالونی کے تمام جاندار ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں۔

ملکہ دیمک دن میں چھ ہزار انڈے دیتی ہے۔ سارا سال لگاتار انڈے دینے کی وجہ سے اسے انڈے دینے والی مشین سمجھا جاتا ہے۔ انڈوں سے پیدا ہونے والے نئے جانداروں میں سے جو نر اور مادہ نکلتے ہیں وہ الگ ہو کر اپنی نئی کالونی بنا لیتے ہیں۔

چنانچہ حشرات ادنیٰ درجے کی مخلوق ہوتے ہوئے بھی بعض بڑے جانداروں اور انسانوں جیسی معاشرتی اوصاف رکھتے ہیں اور یہ اوصاف ان کی فطرت اور جبلت میں شامل ہوتے ہیں۔

Food poisoning

Health is wealth. Our health also depends on the quality of food we eat. Standard of hygiene must be high enough to be on the safe side. That helps keeping your health in good form.

Hanging meat outside a butcher's shop and the food covered with dust across the road made my mind of writing a few lines about it.

Most people have experienced an attack of food poisoning which means diarrhoea often associated with vomiting. This infection can be caused by micro-organisms such as viruses, bacteria, fungi and protozoa as well. There are two ways of getting infection. The micro-organisms either enter the human body and multiply within the body or they multiply in the food and produce a toxin. When a person eats that food the toxin poisons it.

In our daily routine almost all the food we eat has a bacterial contamination at low level. This low level does not produce any harm to the body. Why? The reason is that in the stomach and the gut there are natural defences against infecting agents present in foods. Those micro-organisms that survive in the stomach are then attacked by the immune system and are mostly eliminated. If the infecting agent is virulent then there are chances of catching disease.

Bacterial food poisoning is mostly due to mishandling of the food. This boosts the growth of bacteria in the food. To avoid contamination, food must be kept at either too low temperature or too high temperature. The health authorities must find out the appropriate temperature to store food.

We must know that if a bacterial cell is provided with all it needs to grow, then it grows rapidly. It multiplies until it runs out of an essential nutrient or there is a change in the temperature. The time required by a common disease-causing bacteria to divide when growing at 37%C is 20 minutes.

Standard of hygiene at home must be high as well. We must take care of the food we eat by stopping the microbes making a meal of our food.

Wish you all good health.

ANWAR IQBAL SAIFI.
Karachi.

THE FRONTIER POST
Friday September 23, 1994

مکرم انور اقبال سیفی صاحب تحریر کرتے ہیں۔

صحت بہت بڑی دولت ہے اور ہماری صحت کا انحصار ہماری خوراک کی نوعیت پر ہے۔ صفائی کا معیار بہت بلند ہونا چاہئے جو صحت کو بہتر رکھنے کے لئے بہت مفید ہے۔

قصاب کی دکان کے باہر لٹکا ہوا گوشت اور دکانوں پر گرد سے اٹی ہوئی چیزوں نے مجھے یہ خط لکھنے پر مجبور کیا ہے۔ بہت سے لوگوں کو خوراکی زہر (Food Piosoning) کا تجربہ ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ان کو (اسہال) Diarrhoea ہے جس کے ساتھ عام طور پر الٹیاں بھی آتی ہیں۔ یہ بیماری بکٹیریا۔ وائرس پھپھوندی (Fungi) اور Prolozoa جیسے چھوٹے چھوٹے جراثیم سے ہوتی ہے۔ یہ بیماری Infection دو طریقوں سے لگ سکتی ہے۔ یہ جراثیم یا تو انسانی جسم میں داخل ہو کر بڑھتے ہیں یا یہ خوراک میں شامل ہو کر زہریلا مادہ پیدا کر دیتے ہیں۔ جب انسان خوراک کھاتا ہے تو یہ زہریلا پن اس پر اثر کرنے لگتا ہے۔

ہماری روزہ مرہ کی زندگی میں جو خوراک ہم کھاتے ہیں اس میں لازمی طور پر کچھ نہ کچھ بکٹیریا موجود ہوتے ہیں۔ چونکہ یہ تعداد میں کم ہوتے ہیں اس لئے جسم کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ ایسا کیوں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ معدہ اور انتڑیوں میں ایسا مواد موجود ہے جو بیماری کا ازالہ کرتا ہے۔ جو جراثیم معدہ میں بچ جاتے ہیں ان پر حفاظتی نظام حملہ کرتا ہے اور انہیں ختم کر دیتا ہے۔ اگر infection پیدا کرنے والے جراثیم شدید ہیں تو بیماری کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔

بکٹیریا سے جو خوراک کا زہریلا پن ظاہر ہوتا ہے وہ زیادہ تر اس کے غیر معروف چیزوں کے استعمال کرنے کا نتیجہ ہے۔ یہ بکٹیریا کی تعداد کو بڑھاتا ہے۔ خوراک کی آلودگی سے بچانے کے لئے یا تو اسے بہت کم درجہ حرارت میں یا بہت زیادہ درجہ حرارت میں رکھنا چاہئے۔ محکمہ صحت والوں کو چاہئے کہ مناسب درجہ حرارت پر خوراک کو رکھنے کا انتظام کرے۔

ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ اگر بکٹیریا کو موافق حالات ملیں تو وہ بہت تیزی سے بڑھتا ہے۔ یہ تعداد میں اس وقت تک بڑھتے ہی رہتے ہیں جب تک غذا ختم نہ ہو جائے یا درجہ حرارت تبدیل نہ کیا جائے۔ ایک عام بیماری پیدا کرنے والے بکٹیریا کو بڑھنے کے لئے 37 C پر صرف ۲۰ منٹ چاہئیں۔

گھروں میں صفائی کا معیار بھی بہت بلند ہونا چاہئے۔ ہمیں اپنی خوراک کی اس طرح حفاظت کرنی چاہئے تاکہ جراثیم اسے اپنی خوراک نہ بنا لیں۔

خدا کرے کہ آپ صحت مند رہیں۔

اللہ تعالیٰ کی شریعت کا انحصار دو ہی باتوں پر ہے۔
تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اصغر علی بھٹی مربی سلسلہ

چین اور چینی مسلمان

چین دنیا کی سب سے زیادہ آبادی رکھنے والا ملک ہے۔ چین میں بدھ مت کو ماننے والوں کی اکثریت ہے قدیم سے چین میں تین بڑے مذاہب کے ماننے والے موجود ہیں ان میں بدھ مت، عیسائی اور مسلمان شامل ہیں۔ چین میں اسلام کو ماننے والوں کی جو صحیح تعداد ملتی ہے اس کے مطابق پہلی عالمگیر جنگ سے پہلے پانچ سے چھ کروڑ مسلمان چین میں موجود تھے۔

شنگھائی کامرس رپورٹ کے مطابق ۱۹۳۱ء اور ۱۹۳۵ء میں جامعہ ازہر میں چین کے ایک وفد نے جس کی قیادت مسلمان رہنما عبداللہ صدیق نے کی تھی اپنی رپورٹ میں چین میں مسلمانوں کی جو تعداد بتائی ہے اس کے مطابق یہ تعداد پانچ سے چھ کروڑ ہے۔ مگر ۱۹۹۰ء میں یہ تعداد شنگھائی کے ایک رسالے ماہنامہ "تائی ہوا" کے مطابق اٹھارہ سے بیس کروڑ کے لگ بھگ ہو گئی ہے چین میں تبلیغ کا کام بہت تیزی سے ہو رہا ہے اگرچہ کہنے کو حکومت کی طرف سے مکمل مذہبی آزادی نہیں ہے۔

یہاں اسلام کی کرنیں پہلی صدی ہجری میں خاندان "تنگ یا منگ" کے عہد حکومت میں پہنچی تھیں۔ یہ خاندان دو سو اٹھاسی سال تک یعنی ۶۱۸ سے ۹۰۶ء تک چین پر حکومت کرتا رہا۔

حکومت چین نے اپنے انتظامی امور کو کنٹرول کرنے کے لئے چین کو ۲۸ سے ۳۰ صوبوں میں تقسیم کیا ہے۔ تین صوبے مشرقی ترکستان میں ہیں جن میں مسلمانوں کی اکثریت ہے یہ صوبے مسلم صوبے کہلائے جاتے ہیں ان صوبوں کے علاوہ صوبہ کانسو اور صوبہ یوہان میں کئی کروڑ مسلمان آباد ہیں۔

اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک ۸۶ھ تا ۹۶ھ کے عہد میں قتیبہ بن مسلم باہلی نے وسط ایشیائی ریاستوں کا رخ کیا اور سمرقند و فرغانہ کو فتح کرنے کے بعد حدود چین تک داخل ہو گئے تھے وہاں پہنچ کر ایک وفد چینی بادشاہ کے پاس بھیجا۔ وفد کی ملاقات کا مکمل حال "چائنا آف سن ہسٹری" میں موجود ہے۔

مشہور سیاح ابن بطوطہ نے چین کے شہروں کی سیاحت کی ہے اور وہاں کے مسلمانوں سے اپنی ملاقاتوں کا تذکرہ اس طرح کیا ہے کہ چین کے ہر شہر میں مسلمانوں کے الگ ضمنی علاقے ہیں ان کی بکثرت مسجدیں ہیں جن میں نمازیں اور دوسری اجتماعی دینی تقریبات بھی ہوتی ہیں جن میں تمام مسلمان مرد شرکت کرتے ہیں اور خواتین کے لئے بھی الگ انتظام کیا جاتا ہے۔

چینی مسلمان بڑے غیور عزت و آبرو پر اپنی جان دینا جانتے ہیں اور یہاں کے مسلمانوں میں بے حیائی شہروں یا دیہاتوں میں دور دور تک نظر نہیں آتی۔ مشہور سیاح ابن بطوطہ کے مطابق خواتین سر پر ٹوپی لمبی جبہ نما قمیص' پاؤں میں بند جوتا اور اپنے جسم کو خوب چھپا کر رکھتی ہیں جب کہ عمر رسیدہ افراد کا بے حد احترام کیا جاتا ہے۔

چین میں فقہ حنفی اور شافعی کے پیروکار ہیں۔ لیکن ان دونوں مسلکوں کے علمائے دین میں کوئی گروہی اختلاف نہیں۔ چین میں قرآن مجید کے دس سے زیادہ تراجم چینی زبان میں چھپ چکے ہیں۔ سب سے بہتر ترجمہ "امام شیخ ونگ چنگ" کا ہے۔ چینی مسلمان زیادہ تر قرآن مجید کی تعلیم سے آشنا ہیں' نماز فجر کے بعد عبادت گاہوں اور گھروں سے روح پرور تلاوت قرآن پاک کی بلند آوازیں آتی ہیں۔

چینی مسلمانوں کو موجودہ نظام نے آٹھ صوبائی یونٹوں میں تقسیم کر دیا ہے ان میں چھ قومیں صوبہ سنگ کیانگ دو قومیں منگ سیانگ اور یاون صوبہ کانسو میں آباد ہیں۔ اسی طرح کی تقسیم کی وجہ سے چینی مسلمانوں میں غصہ پایا جاتا ہے۔

چینی حکومت ویسے تو مسلمانوں کا بہت احترام کرتی ہے مگر مذہب اسلام کی کھلی تبلیغ کی اجازت نہیں دیتی ہے شاید حکومت کو خطرہ ہے کہ اگر اجازت دی تو پورا چین دائرہ اسلام میں شامل ہو جائے گا۔ آج کل چین میں بہت زیادہ اسلامی لٹریچر آ رہا ہے یہاں تک کہ بھارت سے بھی یہاں اسلامی لٹریچر آ رہا ہے۔ ایک معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ایک ہزار سال پہلے چین میں سات ہزار مساجد تھیں جو نہایت خوبصورت تھیں لیکن انقلاب ماؤ کے بعد ان میں سے اکثر کو بند کر دیا گیا تھا۔ ۱۹۸۰ء سے ۱۹۹۱ء تک کئی سو چھوٹی بڑی نئی مساجد چین میں مسلمانوں نے تعمیر کرا دی ہیں اور دینی مدارس بھی قائم ہو رہے ہیں اور مسلمانوں میں ایک عالمی بیداری پیدا ہو رہی ہے۔

(استفادہ رسالہ "امیگریشن" اکتوبر ۱۹۹۳ء صفحہ ۴۸، ۴۹ اسلام آباد)

> ہر وہ حرکت جو جماعت کی اجتماعیت کو طاقت بخشے اجتماعیت کو مضبوط تر کرے وہی حرکت ہے جو سنت نبوی کے تابع ہے۔
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ڈاکٹر طارق احمد

طاعون

طاعون کیا ہے؟ طاعون ایک متعدی یعنی چھوت کا مرض ہے۔ جو ایک ننھے جرثومہ سے جسے یرسینیا پیسٹس Yersinia Pestis کہتے ہیں۔ چھوٹے جانوروں مثلاً نیولے' گلہری یا چوہے سے انسان اور پھر ایک انسان سے دوسرے کو لگ سکتی ہے۔ عموماً چوہوں کے جسموں پر پائے جانے والے پسو اپنے معدہ اور انتڑیوں میں ان جراثیم کو پروان چڑھاتے ہیں اور پھر جب یہ پسو کسی انسان کو کاٹتے ہیں تو بیماری کے جراثیم اس انسان کے خون میں شامل کر دیتے ہیں۔ بعد میں یہ جراثیم انسان کے لعاب دہن' چھینکوں اور بلغم وغیرہ سے ایک انسان سے دوسرے کو براہ راست بھی لگ سکتے ہیں۔

طاعون کے جراثیم اپنے اندر کئی زہریلی رطوبتیں رکھتے ہیں۔ جو خون میں شامل ہو کر شدید قسم کی بیماری کا باعث بنتے ہیں۔ وہ غدود (Lymph Glands) جو قدرتی جسمانی مدافعت کے نظام کا حصہ ہیں بالخصوص اس کا نشانہ بنتے ہیں۔ جو متورم ہو کر سرخ سوجی ہوئی گلٹیوں اور پھوڑوں کی شکل میں جسم پر نمودار ہو جاتے ہیں۔ اندرونی اعضاء اور خون کی باریک نالیاں بھی ان زہریلے مادوں کی وجہ سے تباہ ہو جاتی ہیں اور خون جسم کے اندر جم جاتا ہے۔ جب کہ جلد پر یہ جما ہوا خون کالا رنگ اختیار کر لیتا ہے جس کی وجہ سے اسے سیاہ موت یعنی Black Death کا نام دیا گیا تھا۔

اقسام یوں تو طاعون سارے جسم پہ اپنے اثرات ڈالتی ہے لیکن علامات کے اعتبار سے اس بیماری کے حملہ کو تین بڑی اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱- گلٹیوں والی طاعون: Bubonic Plague اس کا کچھ تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔ اس قسم میں اچانک سردی لگ کر بخار ہوتا ہے جو نہایت تیز شدت کا ہوتا ہے۔ جلد خشک ہوتی ہے اور شدید سر درد ہوتا ہے۔ جسم کے مختلف مقامات پر درد اور اینٹھن' سرخی اور ورم کے بعد گلٹیاں نمودار ہوتی ہیں۔ ایسی حالت میں عموماً بخار کی شدت دماغ کو بھی متاثر کر دیتی ہے۔

۲- خونی طاعون: Septicaemic Plague طاعون اگر گلٹیوں کی شکل میں باہر کی طرف ظاہر نہ ہو تو سمجھے کہ جراثیم اور ان کے زہر پورے خون میں شامل ہو کر سارے جسم میں اندر ہی اندر پھیل گئے ہیں۔ ایسے میں مرض گردن توڑ بخار Meningitis کی شکل اختیار کر کے مریض کو دیکھتے ہی دیکھتے موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے۔

۳- بلغمی طاعون Pneumonic Plague اس شکل میں مرض کا حملہ سانس کی نالیوں اور پھیپھڑوں پہ ہوتا ہے۔ شدید کھانسی کے ساتھ سانس دقت کے ساتھ آتا ہے۔ اور خون آلود بلغم پیدا ہوتا ہے۔ مریض کی چھینکوں' لعاب دہن اور بلغم میں لاکھوں جراثیم شامل ہو کر دوسروں کے لئے ایک خطرہ بن جاتے ہیں۔ جب کہ شدید قسم کے نمونیا میں مبتلا ہو کر مریض خود لقمہ اجل بن جاتا ہے۔

علاج طاعون کی تشخیص ہوتے ہی مناسب اینٹی بائیوٹک ادویات کا استعمال کرایا جاتا ہے۔ جن میں سٹریپٹومائی سین Streptomycine اور Tetracycline وغیرہ شامل ہیں۔ یہی ادویہ مریض کے لواحقین' رشتہ دار اور تیمارداروں کو بھی احتیاطاً دی جاتی ہیں۔ واضح رہے کہ طاعون کی صحیح تشخیص اور علاج کے لئے مستند ڈاکٹر یا سرکاری ہسپتال سے رجوع کرنا چاہئے۔

احتیاطی تدابیر طاعون کی وبا سے بچاؤ کا بنیادی طریق اور اصول صفائی ہے جس میں انفرادی صفائی سے لیکر گھر' محلے' شہر اور ملک کی صفائی شامل ہے۔ کوڑے کرکٹ کو مناسب طریق پر ٹھکانے لگانا چاہئے۔ چوہوں کو مارنے کے لئے طاقتور قسم کے زہر استعمال کرنے چاہئیں نیز پسوؤں کے خاتمے کے لئے جراثیم کش ادویات کا جن میں Aldrin 2% اور Dieldrin 1.5% شامل ہیں سپرے کرایا جائے۔

جس جگہ طاعون پھیلا ہو وہاں نہیں جانا چاہئے اور نہ ہی اس جگہ سے نکل کر کسی دوسری آبادی کا رخ کرنا چاہئے۔ طاعون کے مریض کو الگ کمروں میں رکھا جاتا ہے۔ ملنے جلنے والے' نیز معالجین ڈاکٹر اور نرسنگ سٹاف دستانے' اوور آل کوٹ' اور چہرے پہ ماسک وغیرہ پہن کر مریضوں کا معائنہ کریں۔ مریض کے کپڑے تولیے برتن وغیرہ استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔

طاعون کا ٹیکہ ٹی بی خسرہ چیچک وغیرہ کی طرح طاعون سے بچاؤ کی ایک حفاظتی ویکسین Vaccine بھی ایجاد ہو چکی ہے جس کا

انجکشن لگایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل اور رحم فرماتے ہوئے اس مہلک وبا سے اپنی مخلوق کو محفوظ رکھے۔

بقیہ صفحہ ۳

مخصوص امدادی اداروں کی انتخابی مہم چلاتی ہیں۔ گذشتہ عام انتخابات میں "World Vision" اور "Caritas" کے حمایت یافتہ امیدوار پی مانکن قومی اسمبلی کے حلقہ Garo Hill سے منتخب ہو گئے۔ نئے عیسائی پی مانکن عوامی لیگ کے امیدوار تھے۔ انہوں نے حکمران بنگلہ دیش نیشنل پارٹی کے امیدوار ٹی ایچ خان کو شکست دی۔ ٹی ایچ خاں سابق وزیر اور بنگلہ دیش کے ممتاز قانون دان ہیں۔

بنگلہ دیش کے سیاسی مبصرین کے خیال میں چٹا گانگ کے پہاڑی علاقوں (Chittagong Hill Tracts) کی سیاست میں این جی اوز کی براہ راست مداخلت حد درجہ بڑھ گئی ہے اور اس سے بھارت کے حمایت یافتہ گروپ شانتی باہنی (امن کور) کی شورش کو شہ ملی ہے۔ اس شورش کی وجہ سے بنگلہ دیشی حکومت اس علاقے میں اپنے ترقیاتی کاموں کو پایہ تکمیل تک نہ پہنچا سکی اور اسے اس پسماندہ علاقے کے مسئلے کا سیاسی حل سوچنا پڑا۔ این جی اوز کے اور بھارتی دباؤ کی بناء پر حکومت اس علاقے میں باغیانہ سرگرمیوں کو بھی نہیں کچل سکی۔ اس خطے کی صورتحال جنوبی سوڈان سے کسی حد تک ملتی جلتی ہے جہاں این جی اوز نے بہبود فراہم کرنے والے باغیوں کے "انسانی حقوق کے محافظوں" کے طور پر خود کو تعینات کر رکھا ہے۔

یہ این جی اوز مغربی سفارت خانوں، امریکی کانگرس مینوں اور انسانی حقوق کی مغربی لابیوں کو متحرک کرنے میں شانتی باہنی کی مدد کرتی ہیں تاکہ وہ بنگلہ دیشی حکومت پر اپنا دباؤ بڑھائیں۔ شانتی باہنی کا خفیہ خبر نامہ "راڈار" (Radar) ایسے مواد پر مشتمل ہوتا ہے جو کسی این جی او نے فراہم کیا ہوتا ہے یا این جی او کے ذریعے فراہم کیا گیا ہوتا ہے۔ اگر برطانوی ہائی کمشنر بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ کو خط لکھتا ہے تو اسے "راڈار" میں پڑھا جا سکتا ہے۔ مالم گھاٹ کے کرسچین مشنری ہسپتال نے چالیس ہزار لوگوں کو عیسائی بنانے کا دعویٰ کیا ہے۔

سرکاری این جی او بیورو کی رپورٹ یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ بنگلہ دیشی حکومت اکثر غیر ملکی این جی اوز کی غیر فلاحی سرگرمیوں سے غافل نہیں ہے۔ حکومت نے این جی اوز کی سرگرمیوں کے بارے میں "ٹرانسپیرنسی" مانگی ہے اور فنڈز کی وصولی اور استعمال کے طریقوں میں جواب دہی کا نظام متعارف کرانے کی کوشش کی ہے۔ حکومت نے یہ بھی کوشش کی چند "شرارتی" تنظیموں کی رجسٹریشن منسوخ کر دی جائے، لیکن ان تنظیموں کے غیر ملکی پشت پناہوں کے دباؤ پر یہ فیصلہ واپس لینا پڑا۔

گذشتہ برس اپریل میں خبر آئی کہ حکومت این جی اوز کے کام پر نظم و ضبط رکھنے والے قوانین میں اس نقطہ نظر کے ساتھ ترمیم کر رہی ہے کہ غیر ملکی فلاحی اور امدادی ادارے ملکی مفاد کے منافی سرگرمیوں اور ملکی سیاست میں ملوث ہونے سے باز رہیں۔ اخبار "دی مارننگ سن" (صبح کا سورج) نے اپنی ۲۷۔ اپریل ۱۹۹۳ء کی اشاعت میں لکھا کہ حکومت کو قوانین میں ترمیم پر مجبور کیا گیا تھا کیونکہ یہ حقیقت منظر عام پر آئی تھی کہ چند این جی اوز ان پڑھ اور جاہل لوگوں کو پیسے اور مادی فوائد کا لالچ دے کر عیسائی بنا رہی تھیں اور ملکی سیاست میں حصہ لے رہی تھیں۔

اسی روز ڈھاکا میں امریکی سفیر نے ایک ظہرانے میں کہا: "طاقت کے متنوع مراکز کے بارے میں مشتبہ ہونے کی ضرورت نہیں، جیسے کہ این جی اوز وغیرہ، اور نہ ہی ان سے دشمنوں جیسا سلوک کرنا چاہئے۔ "ہمارے تجربے" کے مطابق تو این جی اوز بہتر کام اور معاشرے کی بہتر خدمت کر سکتی ہیں بشرطیکہ انہیں کم سے کم کنٹرول کیا جائے۔"

امریکی سفیر نے اعلان کیا کہ: مختلف گروپوں مثلاً بزنس ایسوسی ایشنز، این جی اوز ٹریڈ یونینوں کو حکومت کی مخالف ہونا چاہئے نہ حکومت کے حمایتی۔"

امریکی سفیر کی طرف سے "طاقت کے مختلف مراکز" کا قانون پیش کرنے کے بعد عالمی بینک کے مقامی نمائندے نے این جی اوز کے کردار میں توسیع کا مطالبہ کیا کیونکہ:

۱۔ امداد دینے والے ممالک چاہتے ہیں کہ این جی اوز ملکی ترقی میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں.... اور

(۲) وہ امداد باہمی کی کارروائیوں اور پروگراموں کو پایہ تکمیل تک پہنچانا چاہتے ہیں کیونکہ حکومتی اداروں کی کارکردگی تسلی بخش نہیں۔

اگر حکومتی اداروں کی کارکردگی اطمینان بخش نہیں تو وہ جو تعمیر و ترقی میں حکومت کی دوستی کے دعویدار ہیں انہیں چاہئے کہ ان مشکلات پر قابو پانے کے لئے حکومت کی مدد کریں، لیکن عالمی بینک کی منطق سامراجی ہے کہ:

کیونکہ تم نہیں کر سکتے اس لئے ہم انتظام سنبھالیں گے........ اور تمہیں اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

حال ہی میں ایک بار پھر بنگلہ دیشی حکومت نے این جی اوز کی سرگرمیوں کو نظم و ضبط میں رکھنے کے لئے قانون نافذ کرنے کا سگنل دیا ہے تاکہ اس امر کو یقینی بنایا جا سکے کہ یہ تنظیمیں ملک کے سماجی اور قانونی فریم ورک کے ڈسپلن اور اخلاقیات کے اندر رہتے ہوئے کام کریں...... لیکن این جی او "ADAB" کی کو آرڈی نیٹر مس خوشی کبیر نے کہا ہے کہ یہ قانون "گھٹن کا ماحول پیدا کر دے گا اور اس بات کو ناممکن کر دے گا کہ این جی اوز ترقیاتی کاموں کو کنڈکٹ کریں۔" اس تنبیہہ کے ساتھ ساتھ مس خوشی کبیر نے مجوزہ قانون کو رد کرتے ہوئے کہا ہے "یہ قانون حکومت کی آزادروی کی پالیسی اور جمہوری عمل کو فروغ دینے کے اعلان سے مطابقت نہیں رکھتا۔"

یہ دیکھنا دلچسپی کا باعث ہو گا کہ کیا وزیر اعظم خالدہ ضیاء این جی اوز کے طاقتور سرپرستوں کا بہادری سے مقابلہ کرتی ہیں اور قوم کی اتھارٹی کو نئے امدادی سوداگروں سے منواتی ہیں۔

برناڈ شا نے "سامراجی" کو آزادی کا عظیم چیمپئن قرار دیا ہے کہ ایک سامراجی آدھی دنیا کو فتح کر کے اسے اپنی عملداری میں شامل کرتا ہے اور اسے نوآبادیات کا نام دیتا ہے۔ جب اسے اپنی مانچسٹر کی اشیا کے لئے نئی منڈی درکار ہوتی ہے تو وہ لوگوں کو انجیل کی تعلیم دینے اپنا مبلغ وہاں بھیجتا ہے۔ مقامی باشندے مبلغ کو قتل کر دیتے ہیں تو وہ عیسائیت کے تحفظ میں اپنی مسلح فوجوں سے وہاں کی سرزمین پر قبضہ کر لیتا ہے اور نئی منڈی کو خدائی کا عطیہ سمجھتا ہے۔

(ہفت روزہ زندگی ۲۹۔ جولائی تا ۴۔ اگست ۱۹۹۴ء ص ۱۳ تا ۱۷)

بقیہ صفحہ ۱

کا نام قاصد اقبال عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم صوفی عبد القدیر صاحب (وفات یافتہ) کا پوتا اور مکرم مرزا افضل الرحمان صاحب ابن حضرت بھائی مرزا برکت علی صاحب آف قادیان (رفیق بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک خادم دین اور درازعمر والا بنائے۔

○ مکرم عبد المعظم خان صاحب ابن مکرم چوہدری محمد رشید صاحب سابق صدر حلقہ ٹی اینڈ ٹی کالونی G-8/4 اسلام آباد کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۹۴-۷-۱۰ کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام حضرت صاحب نے از راہ شفقت ذیشان معظم عطا فرمایا ہے۔ بچہ تحریک وقف نو میں شامل ہیں۔ نومولود مکرم منشی محمد اسماعیل صاحب سابق ہیڈ کاتب الفضل کا پڑپوتا اور مکرم عبد المنان بھٹی صاحب ابن مکرم عبد القادر بھٹی صاحب سابق امیر جماعت گوجرانوالہ کا نواسا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے۔

○ مکرم میاں آفتاب احمد صاحب النور کراچی کو اللہ تعالیٰ نے ۱۰۔ اگست کو پہلی بچی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام "کرن" تجویز ہوا ہے۔ جو مکرم شریف احمد صاحب دہڑھوی انسپکٹر وقف جدید کی نواسی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مکرم ناصر احمد صاحب دہڑھوی ابن مکرم شریف احمد صاحب دہڑھوی کو لڑکی عطا کی ہے جس کا نام "ندا" رکھا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ دونوں بچیوں کو نیک خادمہ دین اور لمبی عمر والی بناوے۔

تصحیح نام

○ وصیت کی مسل نمبر ۲۹۶۶۸ مطبوعہ الفضل ۳۔ اکتوبر ۹۴ء میں "ظہیر مصطفیٰ احمد" کی بجائے "ظاہر مصطفیٰ احمد" پڑھا جائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دِل کی امراض

دردِ دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض کا فوری علاج

ہارٹ کیوریٹو سمیل

HEART CURATIVE SMELL

کے سونگھنے سے کیا جا سکتا ہے۔ ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ HEART CURATIVE SMELL سونگھنے کیلئے دے کر اس زود اثر اور بے ضرر معنوی ال خوشبو HEART TONIC SMELL کے مثبت POSITIVE اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس غرض کیلئے فری سیمپل طلب فرمائیں۔

میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار کرنے والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت کے ساتھ (WITH MONEY RACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔

قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی سمیل۔ ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے

ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ مع ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ)

روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا خوبصورت پرس 150 روپے میں دستیاب ہے۔

لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔

موجد: ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر

آر ایم پی۔ ایم اے۔ ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔ مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ

بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن

پیشکش: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان

فون سیلز 211283، آفس 771، کلینک 696

خبریں

ربوہ : 16 اکتوبر-1994ء
موسم بتدریج سردی کی طرف مائل ہے
درجہ حرارت کم از کم 17 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف کو اقوام متحدہ ضرور جانا چاہئے۔ حکومت اپوزیشن کو اس کا جائز مقام جمہوری حق تصور کرتے ہوئے دے رہی ہے۔ مگر قانون ہاتھ میں لینے کی کھلی چھٹی دینا قومی مفادات سے غداری کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو بہت جلد منہگائی سے چھٹکارا مل جائے گا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے دھمکی دی ہے کہ اگر مسلم لیگی رہا نہ کئے گئے تو وہ جیلیں توڑ دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جلوسوں کی قیادت میں خود کروں گا۔ حکومت نے تشدد کر کے ماضی کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ۲۰ ہزار سے زائد کارکنوں کے علاوہ اپوزیشن کے ارکان اسمبلی کی بھاری تعداد جیلوں میں قید ہے۔ بے نظیر جو کر رہی ہیں وہ جمہوریت کے لئے بہتر نہیں ہے۔ ریاستی جبر زیادہ دیر نہیں چل سکتا۔ حکومت کو الٹی میٹم دیتا ہوں کہ ہمارے کارکنوں اور رہنماؤں کو فوری رہا نہ کیا گیا تو عوام کو کال دوں گا کہ خود جا کر اسیر کارکنوں کو رہا کرا لائیں۔

○ مسٹر نواز شریف نے راولپنڈی کی اڈیالہ جیل میں اسیر رہنماؤں سے ملاقات کی۔ مسلم لیگی رہنماؤں نے کہا کہ آپ ہماری فکر نہ کریں حکومت سے نجات دلانے کا عمل تیز کر دیں۔ شیخ رشید نے کہا کہ کارکنوں کو پیغام دیں کہ ظلم کی حکمرانی کے چند دن باقی ہیں۔

○ صوبہ سرحد سے اپوزیشن کی خاتون لیڈر بیگم نسیم ولی خان کو ۳ ایم پی او کے تحت چارسدہ سے گرفتار کر لیا گیا۔ انہیں ہری پور ریسٹ ہاؤس جسے سب جیل قرار دیا گیا تھا، نظر بند کرنے کے لئے لیجایا جا رہا تھا کہ رہائی کا حکم مل گیا۔ چنانچہ پولیس نے انہیں رہا کر دیا۔

○ واشنگٹن پوسٹ امریکہ میں مسٹر نواز شریف کا جو فوج کے خلاف انٹرویو شائع ہوا تھا اس کی کیسٹ نہیں مل سکی اور نہ ہی کوئی دوسرا دستاویزی ثبوت مل سکا ہے۔ لہٰذا ان کے خلاف تحقیقات ختم کر دی گئی ہے۔ وزارت خارجہ اور وزارت داخلہ کے ذرائع نے یہ بات بتائی ہے۔ حال ہی میں امریکی کانگرس کے ۱۹۔ اراکین نے صدر بل کلنٹن کے نام ایک خط میں نواز شریف کے انٹرویو کا حوالہ دیتے ہوئے پاکستان کو دہشت گرد ملک قرار دینے کا مطالبہ کیا تھا۔ امریکہ میں پاکستان کی سفیر ڈاکٹر ملیحہ لودھی نے کانگرس کے ان اراکین کے نام خط میں بتایا ہے کہ نواز شریف کے انٹرویو کی تردید کی جا چکی ہے۔ اور اب ان کے خلاف کوئی تحقیقات عمل میں نہیں لائی جا رہی۔

○ لیہ میں امام بارگاہ کے سامنے بم کا دھماکہ ہونے سے بھکاری کے پرخچے اڑ گئے۔ دھماکہ کوڑے کے ڈھیر میں ہوا۔ شہر میں سخت خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔

○ پاکستان نے تحریری طور پر تجویز پیش کی ہے کہ کنٹرول لائن کے دونوں جانب اقوام متحدہ کے ۲۰۰ فوجی مبصرین لگائے جائیں۔ اس سے پاکستان پر لگایا گیا یہ الزام دھل سکے گا کہ پاکستان مقبوضہ کشمیر میں دہشت گردی کر رہا ہے۔ اس سے اس مسئلہ پر پاک بھارت کشیدگی بھی کم ہو جائے گی۔ تجویز کے سلسلے میں پاکستان سلامتی کونسل کے اراکین سے فرداً فرداً ملاقاتیں کرنے پر بھی غور کر رہا ہے۔

○ مردم شماری کا وقت قریب آجانے سے مختلف علاقوں میں آبادی کا زیادہ اندراج کرانے کی مہم شروع ہو گئی ہے۔ سندھ کے مہاجر علاقوں میں ایم کیو ایم کے رہنما مردم شماری میں اپنی آبادی بڑھانے میں سرگرم ہو گئے ہیں۔ سندھی رہنما، بلوچستان کے بلوچ اور پٹھان اور سرائیکی علاقے میں بھی ایسی ہی مہم چل رہی ہے۔

○ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پنجاب میں بلدیاتی الیکشن مارچ ۹۵ میں کرانے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ متعلقہ اداروں کو تیاری کا سگنل دے دیا گیا ہے۔

○ امریکہ اور کویت نے عراق پر عائد اقتصادی پابندیاں نرم کرنے کی روسی تجویز مسترد کر دی ہے۔ روسی وزیر خارجہ آندرے کوزیروف نے سلامتی کونسل کو رپورٹ پیش کرنے تک سلامتی کونسل سے کوئی بھی اقدام نہ کرنے کی سفارش کی تھی۔ امریکہ کا کہنا ہے کہ روسی تجویز تسلیم کرنے کا مقصد عراق کے جارحانہ رویہ کو تسلیم کر لینا ہے۔

○ بلوچستان کی ۹ سیاسی جماعتوں نے مطالبہ کیا ہے کہ بلوچستان میں خانہ شماری ملتوی کر دی جائے۔ کیونکہ افغان مہاجرین کی موجودگی میں مردم شماری منصفانہ نہیں ہو سکتی۔ مطالبات تسلیم نہ ہوئے تو نیا لائحہ عمل تیار کریں گے۔

○ کوئٹہ میں قبائلی تنازعے میں رئیسانی قبیلے کے ڈاکٹر نذیر کو نقاب پوشوں نے قتل کر دیا۔

○ اورنگی ٹاؤن کراچی میں دو گروپوں کے تصادم سے ایک شخص ہلاک ہو گیا۔ سولجر بازار میں فائرنگ سے زخمی ہونے والا شخص ہلاک ہو گیا۔

○ پاکستان اور امریکہ کے تعلقات کے چار متنازعہ امور کو جوں کا توں رکھنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ چنانچہ ایٹمی پروگرام اور ایف سولہ طیاروں کا مسئلہ اور پائپ لائن میں موجود دفاعی سامان حاصل کرنے کا مسئلہ ابھی خاموش رکھا جائے گا۔ پاکستان امریکہ سے اپنی رقم بھی واپس نہیں لے گا۔ ایٹمی پروگرام کیپ کرنے کا امریکی مطالبہ بھی تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ ۱۹۹۵ء میں پاکستان اور بھارت سے ایٹمی عدم پھیلاؤ کے عالمی معاہدے کو تسلیم کرانے کی کوشش کی جائے گی۔

○ بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر میں ۱۵ مکانات جلا دیئے۔ ڈوڈہ میں کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ ۴ شہری شہید ہو گئے۔ فوج نے محاصرہ کر کے درجنوں شہریوں کو گرفتار کر لیا۔ زیر حراست افراد کو فائرنگ کے بعد پٹرول چھڑک کر شہید کر دیا گیا۔ گھر گھر تلاشیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ ۹ بھارتی فوجی بھی ہلاک کر دیئے گئے۔

○ کراچی کے کئی علاقوں کا محاصرہ کر کے قانون نافذ کرنے والے اداروں نے متعدد ہتھیار برآمد کر لئے۔ ڈگری کالج اور اورنگی مارکیٹ میں دو گروہوں کی فائرنگ سے بازار بند ہو گئے۔ علاقے میں شدید خوف و ہراس پھیل گیا۔ ایک شخص ہلاک ہو گیا۔

○ بھارت نے کشمیر پر بالواسطہ مذاکرات کے لئے پاکستانی تجویز مسترد کر دی ہے وائس آف جرمنی نے کہا ہے کہ تین کشمیری رہنماؤں کی گرفتاری کا مقصد مقبوضہ کشمیر میں عام انتخابات کی راہ ہموار کرنا ہے۔

○ اپوزیشن نے قومی اسمبلی کا اجلاس بلانے کے لئے ریکوزیشن دے دی ہے۔ اپوزیشن کا مطالبہ ہے کہ نواز شریف کے آئینی پیکیج سمیت حقوق انسانی کی مبینہ خلاف ورزیوں پر بحث کی جائے۔ اپوزیشن کی حکمت عملی طے کرنے کے لئے ۱۷۔ اکتوبر کو اجلاس طلب کر لیا گیا ہے۔

○ امریکہ نے مقبوضہ کشمیر میں انتخابات کرانے کے بھارتی منصوبے کی مخالفت کر دی ہے۔ امریکی انتظامیہ یہ بات تسلیم نہیں کرتی کہ انتخابات صورت حال کو بہتر بنانے کی بنیاد فراہم کریں گے۔ بھارتی حکومت حقائق کو بالائے طاق رکھتے ہوئے پروگرام بنا رہی ہے۔ امریکہ نے کہا کہ مشرقی پنجاب کشمیر کی طرح متنازعہ علاقہ نہیں ہم نہ پاکستان کو نظر انداز کر سکتے ہیں اور نہ اپنا رخ مکمل طور پر بھارت کی طرف موڑ سکتے ہیں۔

○ بھارتی انتہا پسند ہندو لیڈر کے ایل ایڈوانی نے کہا ہے کہ حکومت نے مسلمانوں کو خصوصی تحفظ دینے کی کوشش کی تو اس کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔ انہوں نے بھارتی وزیر اعظم سے کہا کہ وہ اپنی پوزیشن واضح کریں۔ اقلیتوں کے حقوق کے نام پر بھارت کو ۱۹۴۷ء کی طرح نقصان پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

ہمارے دواخانہ کا تیار کردہ
مشہور و معروف چورن
اکسیر معدہ
اب بڑی، چھوٹی ڈبی نئی پیکنگ کے علاوہ
منی پیک میں بھی دستیاب ہے
قیمت 20/- 10/- 1/-
خریدتے وقت تسلی کر لیجئے کہ
اکسیر معدہ، خورشید یونانی دواخانہ کا بنا ہوا ہے
منیجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
ربوہ فون: 211538

الیکٹرو ہومیو پیتھک ڈاکٹر / لیڈی ڈاکٹر بنیئے
میٹرک خواتین و حضرات کیلئے
ایک سالہ ڈاکٹرز، حکماء، نرسز کیلئے 6 ماہ کا D.E.H.M
ڈپلومہ کورس بعد میں 6 ماہ کا
M.D.E.H کورس۔
J.S.O
جرمن ادویات دستیاب ہیں
خصوصیات: کورسز بذریعہ ڈاک گھر بیٹھے کرنیکی سہولت
ریگولر کلاسز: افواج پاکستان کے ملازمین کیلئے خصوصی رعایت
کورس کی پراسپکٹس حاصل کرنے کیلئے مبلغ 15/- منی آرڈر کریں
لٹریچر حاصل کرنے کیلئے جوابی لفافہ
Enter to learn Leave to Serve Humanity
NUSRAT ELECTRO HOMOEOPATHIC MEDICAL COLLEGE
FAISALABAD
پرنسپل: رانا محمد ارشد خاں
نصرت الیکٹرو ہومیو پیتھک میڈیکل کالج رجسٹرڈ
158/D پیپلز کالونی نزد امام بارگاہ فیصل آباد
فون 42722 43888